Fikr-o-Nasar (Islamabad) 16:12 (1979)

مواقیت حج اور اهل پاکستان کے لئے احرام کی میقات

حافظ محمد یونس

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں سے بیت اللہ کی زمین کو عزت و تکریم کے لئے مخصوص فرما کر وهاں اپنا گھر تعمیر کروایا - پھر اس گھر کی تعظیم کے اظہار کے لئے حلقے مقرر کر دیئے - هر حلقے کے کچھ آداب اور احکام مخصوص هیں -

۱ - **پہلا حلقه :** بیت اللہ سے متصل حلقه مسجد حرام کا هے - خانه کعبه درمیان میں هے اور اس کے ارد گرد مسجد حرام هے - اس میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا هے - اگر کوئی آدمی اس مسجد کے باهر کی طرف سے خانه کعبه کا طواف کرے گا تو ادا نہیں هوگا - طواف اندر کی طرف هوتا هے - (غنية المناسک)۔

۲ - **دوسرا حلقه :** یه حلقه پہلے حلقه سے زیاده وسیع هے اس میں شهر مکه مکرمه شامل هے - یه شهر بھی مسجد حرام کی طرح پناه گاه هے - اس میں شکار کرنا، درختوں اور گھاس کو کاٹنا جائز نہیں، اور نه هی کسی مجرم کو حرم میں داخل هو جانے پر قتل کیا جا سکتا هے -

۳ - **تیسرا حلقه :** حرم شریف کے حدود مکه مکرمه کے چاروں طرف حضرت ابراهیم علیه السلام کے زمانے سے متعین هیں، کسی طرف سے کم اور کسی طرف سے زیاده فاصله هے ، سب سے قریب حد حرم تنعیم هے، جو مکه مکرمه سے تین میل اور سب سے زیاده نو میل دور جعرانه هے

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

یہاں بھی وھی پابندیاں ھیں جو دوسرے حلقه میں ھیں البته شرف مکانی کے درجات دور و نزدیک کی وجه سےمتفاوت ھیں۔

۴۔ **چوتھا حلقه** : اس حلقه میں پہلے تینوں حلقے سمائے ہوئے ھیں، یه بہت وسیع ھے۔ یه حدود و مواقیت کہلاتا ھے اس کا مطلب یه ھے که نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے کچھ مقامات متعین فرمادئے ھیں یہاں سے مکه مکرمه میں آنے والے پر لازم کیا گیا ھے که بغیر احرام کے آگے نه بڑھے۔ ان حدود کے باھر کی طرف کو آفاق اور اندر کی طرف کو حل کہتے ھیں۔ اگر کوئی شخص بغیر احرام باندھے اندر داخل ہوجائے گا۔ تو اس پر دم یعنی قربانی واجب ھو جاتی ھے۔

مختصراً : پہلا حلقه ''مسجد حرام'' ھے دوسرے کو ''مکه مکرمه'' کہا جاتا ھے تیسرے کا اصطلاحی نام ''حرم'' ھےچوتھا حلقه حدود حرم سے باھر مگر حدود مواقیت کے اندر ''حل'' ھے اس میں شکار حلال ھے۔ حدود مواقیت سے باھر سارا عالم آفاق کہلا تا ھے۔

مواقیت حج کی تعیین :

حضرت عبدالله بن عباسرض روایت کرتے ھیں۔

وقت رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ھل المدینة ذا الحلیفة ولاھل الشام الجحفه و لاھل نجد قرن المنازل ولاھل الیمن یلملم (بخاری کتاب الحج) رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اھل مدینه کے لئے ذوالحلیفه اور اھل شام کے لئے جحفه اور اھل نجد کے لئے قرن المنازل اور اھل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمایا ھے اس کے علاوه ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجه میں ھے، که حضورص نے اھل عراق کے لئے ذات عرق مقرر فرمایا۔ اس کی تعیین حضرت عمررض

نے اہل عراق کے لئے اس وقت کی جب عراق کی فتح کے بعد کوفہ اور بصرہ دو شہر بسائے گئے تو وہاں کے رہنے والوں نے حاضر ہوکر عرض کیا۔ کہ حضورؐ نے اہل نجد کے لئے میقات قرن المنازل کو مقرر فرمایا ہے اور وہ ہمارے راستہ سے بہت دور ہے۔ اگر ہم اس راستے کو اختیار کریں تو ہماری مشقت اور مسافت بڑھ جاتی ہے اس پر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا۔

فانظروا حذوها من طریقکم فحد لهم ذات عرق (بخاری کتاب الحج) (اپنے راستہ سے اس کی محاذات دیکھ لو چنانچہ اس طریقہ سے حضرت عمرؓ نے ان کے لئے ذات عرق کو میقات قرار دیا)

مواقیت کی ضروری وضاحت

۱ - **ذو الحلیفہ:** یہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔ اور آج کل بیرعلی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا فاصلہ مدینہ منورہ سے چھ میل ہے اور مکہ مکرمہ سے مخدوم محمد ہاشم سندھی نے حیات القلوب میں ایک سو اٹھانوے (۱۹۸) میل بتایا ہے مصر اور شام کے حجاج جو تبوک کے راستہ سے آتے ہیں ان کا میقات بھی یہی ہے۔

۲ - **جحفہ** : یہ اہل شام کا میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے جحفہ تک کئی راستے ہیں اس لئے کسی راستے سے بتیس میل ہے اور کسی راستے سے بیاسی میل اور کسی سے تین مرحلے بتایا ہے ان دنوں یہ گاؤں بے آباد ہے اس لئے لوگ رابغ سے احرام باندھتے ہیں آج کل یہ ایک اچھا شہر بن گیا ہے۔

۳ - **قرن المنازل** : یہ اہل نجد کا میقات ہے جس میں نجد یمن ، نجد حجاز و نجد تہامہ شامل ہیں یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو عرفات کے میدان

کے اوپر ہے اس کے ساتھ وادی کو بھی قرن کہتے ہیں اور وادی کے اندر طائف کے قریب ایک گاؤں ہے اسے بھی قرن کہتے ہیں مکہ سے اس کا فاصلہ دو مرحلہ ہے حیات القلوب میں مولانا ھاشم سندھی نے نہایۃ کے حوالہ سے دو مرحلہ کا فاصلہ لکھا ہے۔ اور باقانی شرح ملتقی الابحر نے پچاس میل کا فاصلہ بتلایا ہے۔

۴۔ **یلملم** : اھل یمن تہامہ کا میقات ہے۔ مکہ مکرمہ سے دو مرحلہ کے فاصلے پر ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اب اس کو سعدیہ کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر اور علامہ عینی نے اس کا فاصلہ تیس میل لکھا ہے۔ مفید الانام نے اس کا فاصلہ چالیس میل اور قسطلانی نے مرحلتین لکھا ہے۔

۵۔ **ذات عرق** : اھل عراق کا میقات ہے۔ یہ ایک گاؤں تھا جو عراق کی طرف سے عقیق کے بعد مکہ مکرمہ سے دو منزل کے فاصلہ پر تھا اب ویران ہو گیا ہے۔ اور لوگ عقیق سے کچھ پہلے ھی احرام باندھتے ہیں۔ **ھدایۃ الناسک** میں ہے کہ ذات عرق مکہ مکرمہ سے دو مرحلے کے فاصلے پر طائف کے راستے میں ایک گاؤں تھا۔

قسطلانی نے اس کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے بیالیس میل فتح الباری میں بھی بیالیس میل لکھا گیا ہے۔ ابن حجر مکی نے قرن اور یلملم کی طرح اس کا فاصلہ دو مرحلہ ھی لکھا ہے۔

احکام : ان پانچوں مواقیت کے متعلق حضورﷺ کے فرمان کے مطابق حکم یہ ہے ''کہ کوئی شخص میقات سے آگے کی طرف بغیر احرام کے نہ بڑھے،، (ھدایۃ) اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کسی میقات معین کے اوپر سے نہیں گزرتے بلکہ درمیانی راستوں میں سے کسی راستہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے

میں ان کے لئے یہ ہے کہ وہ جس راستے سے حل صغیر کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اس راستہ کا جو حصہ کسی میقات کی محاذات میں ہو اسی جگہ سے احرام باندھ لیں، اگر راستہ ایسا ہے کہ ایک سے زائد میقاتوں کی محاذات راستہ میں آتی ہے تو افضل یہ ہے کہ سب سے دور والی میقات کی محاذات سے احرام باندھیں، اور اگر اس سے آگے گزر کر قریبی میقات کی محاذات سے احرام باندھ لیا تو بھی جائز ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ کے سامنے یہی سوال پیش کیا گیا، تو آپ نے جواب میں فرمایا۔

انظرواحذوها من طریقکم ثم حد لهم ذات عرق

(اپنے راستے سے ان کی محاذات دیکھو، پھر آپ نے ان کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کر دیا) (بخاری)

اس ضابطہ سے حضرت عمرؓ نے اهل عراق کے لئے ان کے راستہ کے اس حصہ کو میقات قرار دے دیا۔ جو قرن المنازل کے محاذات میں ہے یعنی ذات عرق، اس طرح فاروق اعظمؓ نے ضابطہ بنا دیا کہ جو حل صغیر میں داخل ہو کر جائیں ان کے لئے جہاں میقات آجائے وہی میقات کے حکم میں ہے۔

محاذات کے لئے ضروری ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے والے مسافر کے دائیں یا بائیں جانب مواقیت ہو نہ کہ آگے اور پیچھے۔

”اس تصریح سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک تو یہ کہ جب کوئی مسافر راستہ میں میقات کی محاذات پر پہنچا۔ لیکن وہ مکہ مکرمہ کی طرف اس راستے سے نہیں بلکہ دوسرے راستہ سے جانا چاھتا ہے۔ تو اس کو اس محاذات پر احرام باندھنا واجب نہیں ہے، بلکہ جس راستہ سے وہ مکہ مکرمہ کی طرف جانا چاھتا ہے اس پر محاذات کو دیکھا جائے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس دوسری محاذات میں یہ ضروری ہے کہ اس محاذات سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ کم از کم اتنا ہی ہو جتنا اصل میقات سے ہے جیسے کہ کوئی شخص یلملم کے محاذات سے جدہ کی طرف بڑھا اور جدہ کے راستہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو اس کو احرام اس جگہ سے باندھنا چاہئے جہاں سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ یلملم کے فاصلے کے برابر ہو، اور فقہاء کا خیال یہ ہے کہ یلملم سے بھی مکہ مکرمہ کا فاصلہ مرحلتین ہے اور جدہ سے بھی مرحلتین ہے۔ اس لئے دونوں فاصلے برابر ہونے کی وجہ سے احرام جدہ سے باندھنا جائز ہوگا،، (فتویٰ مفتی محمد شفیع صاحب)

علامہ واسلا اخوند جان مرغینانی مہاجر مکی نے مواقیت حج کی تحقیق پر ۱۳۱۳ھ میں ایک رسالہ لکھا ہے جس کو بنیاد بنا کر مولانا شیر محمد سندھی مہاجر مدنی نے اس مسئلہ کو چھیڑا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

''جس طرح حدود حرم کے ذریعہ تمام حلقہ حرم کی تعین کی جاتی ہے کہ حدود حرم سے دوسری حد تک ایک خط ملایا جائے۔ اسی طرح تیسری چوتھی حدود کے باہم خطوط ملا کر ان خطوط کے درمیان جو رقبہ زمین آتا ہے وہ حرم کہلاتا ہے۔

اسی طرح مواقیت کے حلقے کو سمجھنا چاہئے۔ ایک میقات سے دوسرے میقات تک خط ملا کر یہ خط محاذات ہوگا۔ خط سے باہر آفاق اور خط کے اندر حل کہا جائے گا۔ اس خط محاذات سے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ کی طرف تجاوز کرنا جائز نہیں ہوگا اس کی شکل یہ ہوگی۔

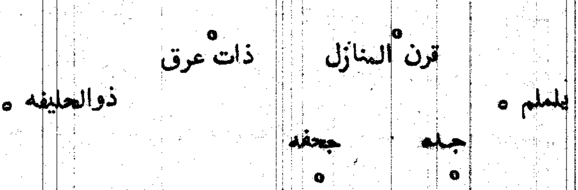

اس تفسیر کے مطابق یلملم سے جو خط جحفہ کے ساتھ ملایا جائے گا تو جدہ اس سے باهر کافی فاصلہ پر رهتا هے جس کا نتیجہ یہ نکلتا هے کہ شہر جدہ سے بھی آگے بحرہ کے قریب تک بلا احرام جا سکیں،،۔ (ملخص واسلا اخوند مرغینائی کی تصنیف سواقیت حج کی تحقیق)

اگرچہ مندرجہ بالا تشریح قواعد محاذات کی رو سے تو معقول هے مگر فقہاء کی تائید اس کو حاصل نہیں هے بلکہ اس کے بر عکس یہ پہلے گزر چکا هے کہ اهل یمن و بلاد مشرق کے باشندے جب جدہ کی طرف سے داخل حل هوں تو ان پر یہ پابندی لازم هے کہ جس قدر مسافت یلملم کی مکہ مکرمہ سے هے اسی قدر مسافت اس طرف سے بھی هونی چاهئے اور وہ جدہ پر هی هو سکتا هے۔ جدہ سے آگے نہیں۔

پاکستان هندوستان اور مشرقی ممالک سے آنے والوں کا میقات

ان دنوں مشرقی ممالک سے آنے والے حجاج کے دو راستے هیں ایک هوائی دوسرا بحری۔

هوائی جہازوں کا راستہ عموماً خشکی کے اوپر سے براہ قرن المنازل هے۔ هوائی جہاز قرن منازل اور ذات عرق دونوں میقاتوں کے اوپر سے گزرتے هوئے پہلے حل میں داخل هوجاتے هیں اور پھر جدہ پہنچتے هیں۔ اس لئے هوائی سفر میں تو قرن المنازل کے اوپر سے آنے سے پہلے احرام باندھنا لازم و واجب هے۔ اور چونکہ هوائی جہازوں میں اس کا پتہ چلنا مشکل هے کہ کس وقت اور کب یہ جہاز قرن منازل کے اوپر سے گزرے گا اس لئے اهل پاکستان اور هندوستان کے لئے تو احتیاط اس میں هے کہ هوائی جہاز میں سوار هوتے وقت هی احرام باندھ لیں۔ اگر بغیر احرام باندھے هوئے هوائی جہاز کے ذریعہ

جدہ پہنچ جائے تو ان کے ذمہ دم یعنی قربانی ایک بکرے کی واجب ہو جائے گی اور گناہ اس کے علاوہ ہوگا جس کی وجہ سے حج ناقص رہ جاتا ہے ۔ مقبول نہیں ہوتا بہت سے حجاج اس میں غفلت کرتے ہیں ۔

چین ۔ انڈونیشیا ۔ جاوا وغیرہ کے ہوائی جہاز بھی اگر خشکی پر پرواز کریں تو ان کا بھی یہی حکم ہے ہاں اگر ان کے جہاز خشکی کی بجائے سمندر کے اوپر سے پرواز کرکے جدہ پہنچیں تو ان کا حکم وہ ہوگا جو بحری جہازوں سے آنے والوں کا ہوگا ۔

بحری راستہ : مشرقی ممالک کے لئے دوسرا راستہ بحری سفر کا ہے اس راستہ سے جانے والے بحری جہاز قدیم زمانے میں تو یلملم کے ساحل پر اترتے تھے جو یمن کا ایک حصہ ہے اور اہل یمن کی طرح وہ میقات یلملم سے گزر کر حل میں پھر حرم اور مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے اس لئے تمام فقہاء کی تصریحات بھی ہیں کہ ہندوستان پاکستان اور تمام بلاد مشرق کا میقات یلملم ہے ۔ لیکن اب یہ ساحل ویران ہو گیا ہے اور بحری جہاز وہاں نہیں ٹھہرتے ۔ بلکہ ساحل یلملم سے پندرہ بیس میل کے فاصلہ پر محاذات یلملم سے گزرتے ہوئے سمندر ہی میں آگے بڑھ جاتے ہیں اور ساحل جدہ پر قیام کرتے ہیں اور جدہ ہی سے سب مسافر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوتے ہیں ۔

اس صورت میں بحری جہازوں پرآنے والے مسافروں کے راستے میں عین میقات تو کوئی نہیں پڑتا ۔ البتہ محاذات میقات دو جگہ ہوتی ہے ۔ ایک یلملم سے گزرنے وقت دوسرے جدہ میں سفر کے اختتام پر ۔

یہ بات پہلے واضح کی جا چکی ہے کہ کسی میقات یا اس کی محاذات سے

بلا احرام آگے بڑھنا اس صورت میں ناجائز۔ ممنوع اور موجب دم ہے جب کہ اس کا آگے بڑھنا حرم کی طرف ہو اور اگر اس محاذات سے سمندر ہی میں آگے بڑھتا ہوا آفاق ہی کے اندر سفر کرے تو یہ نہ تو میقات سے آگے بڑھنے کی بات ہے اور نہ ہی موجب دم ہوگا۔

جدہ سے احرام باندھنے کا مسئلہ

اس بات میں توکسی کا اختلاف نہیں ہے کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ خشکی کے اوپر جدہ پہنچنے کے لئے چونکہ راستے میں قرن منازل اور ذات عرق دو میقات آتے ہیں۔ اس لئے بلا احرام جانا جائز نہیں ہے اور ہندوستان اور پاکستان والے ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے وقت احرام باندھ لیں

البتہ غور طلب مسئلہ بحری جہازوں پر جانے والے حجاج کرام کا ہے۔ ان کا احرام یلملم سے ہوگا۔ یا کسی دوسری جگہ سے۔

۱۔ علامہ واسلا اخوند جان مرغینانی مہاجر مکی نے اپنے (رسالہ اخوند جان ص ۱۶۳) مواقیت حج کی تحقیق میں جو کہ ۱۳۲۳ھ تاشقند میں چھپا ہے اس میں لکھا ہے کہ پاکستانی مسافر یلملم کی بجائے جدہ سے بھی گزر کر آگے بحرہ (حدیبیہ) سے احرام باندھیں۔

۲۔ مولانا شیر محمد سندھی فاضل دیوبند مہاجر مدنی نے بھی اپنی کتاب مواقیت سے متعلق تحقیق تکملہ قرۃ العینین میں واسلا اخوند جان کی تائید کی ہے۔ کہ بحرہ سے احرام باندھا جائے۔

۳۔ عام فقہاء کی تصریحات ان دونوں سے مختلف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جدہ کی طرف سے جانے والے مشرقی مسافروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس مقام پر احرام باندھیں جس کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے اس فاصلہ سے کم

نه هو- جو یلملم اور مکه مکرمه کے درمیان هے اب یه کونسا مقام هے -

(الف) علامه ابن حجر مکی اپنی کتاب تحفه شرح منهاج میں لکھتے هیں که یه مقام جده هے کیونکه جده سے مکه مکرمه کا فاصله اتنا هی هے جتنا یلملم سے مکه مکرمه تک یعنی دونوں جگه فاصله مرحلتین کا هے -

(ب) فقهاء حنفیه میں حضرت ملا علی قاری نے بھی تقریباً اس کی موافقت فرمائی هے که اگر حقیقی محاذات کا علم نه هو تو پھر دو مرحلے کی مسافت کا اعتبار کرکے جده هی کو میقات کے حکم میں سمجھا جائے گا۔

(ارشاد الساری ص ۵۶ ملا علی قاری)

(ج) غنیة الناسک میں بھی ص ۲۶ پر ایسے هی لکھا هے -

(د) اس کے مطابق مولانا خلیل احمد سهارن پوری مهاجر مدنی نے بھی ۱۳۲۸ھ میں فتویٰ دیا تھا که حقیقی محاذات معلوم نه هونے کے سبب جده هی کو میقات قرار دیا جائے گا۔

امداد الفتاویٰ تتمه خامسه طبع قدیم ص ۱۴۹ پر لکھا هے :

''که اگر مدینه کا راسته بند هو جائے تو حج بدل کا احرام جده سے باندھا جائے گا،، اسی پر ملا علی قاری کا فتویٰ هے -

(ه) مولانا ظفر احمد تھانوی فرماتے هیں که مولانا خلیل احمد سهارن پوری اهل هند کے لئے بحری جهاز سے آنے کی صورت میں جده هی کو میقات قرار دیتے تھے -

(البلاغ کراچی شوال ۱۳۸۸ھ)

مندرجه بالا فقهاء کی آراء سے واضح هوتا هے که وه مسافت کی تعیین میں میلوں کی کمی بیشی کا اعتبار نهیں کرتے۔ بلکه مراحل کا اعتبار کرتے

هیں، اور میلوں کی مسافت میلوں کے اعتبار سے کم و بیش ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتح الباری اور عمدۃ القاری میں بحوالہ ابن حزم یلملم کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے تیس میل لکھا ہے اور بعض علماء نے چالیس میل بھی بتایا ہے اور آج کل کے پیمائش کرنے والوں نے باون تک بتایا ہے۔ پھر اسی کو سب نے مرحلتین بھی کہا ہے۔ اور قرن المنازل کا فاصلہ مخدوم ہاشم سندھی نے پچاس میل بتلایا ہے اور اس کو تمام فقہاء نے مرحلتین ہی کہا ہے۔

اسی طرح ذات عرق کو بھی مکہ مکرمہ سے ارشاد الساری ص ۵۵۔ النووی شرح مسلم تحفہ ابن حجر مکی میں دو مرحلہ ہی لکھا گیا ہے۔ اور میلوں میں اس کا فاصلہ قسطلانی اور فتح الباری میں بیالیس میل بتلایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ میلوں کے اعتبار سے فاصلوں کی کمی بیشی کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔ تیس میل کو بھی دو مرحلے قرار دیا۔ پچاس میل کو بھی۔ بیالیس میل کو بھی۔ اس طرح مسافتوں کو مراحل کا اعتبار کرکے مکہ مکرمہ سے مساوی قرار دیا ہے۔ اسی اصول کے مطابق اہل یمنؒ اور اہل مشرق (پاکستان و ہند) کے لئے جدہ میقات قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ مسافت مرحلتین ہے اس لئے میلوں کی مسافت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ آج کل کی پیمائش کے اعتبار سے جدہ کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے تقریباً چھیالیس میل ہے۔ (فتوی مفتی محمد شفیع)۔

یلملم سے مکہ مکرمہ کے فاصلے میں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ یلملم اس پہاڑ کو کہا جاتا ہے جو سعدیہ کے قریب کے محاذ میں واقع ہے۔ ور وہ دو پہاڑ ہیں۔ ایک کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے میلوں کے اعتبار سے دو مرحلہ سے زیادہ ہے۔ دوسرے کا فاصلہ دو مرحلے سے بھی کم معلوم ہوتا ہے۔

ابن حزم نے اس دوسرے فاصلے کا اعتبار کرکے تیس میل بتلایا ہے اور جو لوگ پہلے فاصلے کو لیتے ہیں وہ چالیس میل قرار دیتے ہیں ۔

مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ ''میلوں کے اس اختلاف کے باوجود سب فقہاء اس پر متفق نظر آتے ہیں کہ اس فاصلہ کو مراحل کے اعتبار سے دو مرحلہ ہی قرار دیا جائے ۔ انہوں نے مسافت مواقیت میں میلوں کے جزوی فرق کو نظر انداز کیا ہے اس لئے مکہ مکرمہ سے یلملم ۔ قرن، ذات عرق، اور جدہ سب کی مسافتیں چونکہ دو مرحلے مانی گئی ہیں، تو ان سب کو بحکم مساوی قرار دیا گیا ہے ۔،، (البلاغ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کراچی)

اس عبارت کے مطابق مفتی محمد شفیع صاحب فتوی دیتے ہیں کہ چونکہ جدہ کی مسافت بھی یلملم کی مسافت کے مساوی ہے اس لئے جدہ سے احرام باندھنا صحیح ہے ۔ اور علامہ شبلی مفتی مکہ اور فقیہ احمد بلحاج اور ابن زیاد یمنی وغیرہ علماء کے فتووں کا بھی ذکر کیا ہے جو تحفہ میں لکھا ہے وہ بھی یہی ہے ۔ ''کہ جدہ سے احرام باندھنا جائز اور درست ہے،، (ایضاً) ۔

احتیاط :

لیکن مفتی محمد شفیع صاحب نے یمن کے بعض علماء عبداللہ بن عمر بالخرم محمد بن ابی بکر اشغر ۔ شیخ عبدالرؤف کا اختلاف بھی نقل کیا ہے کہ ان حضرات کا قول ہے کہ ''جدہ کی مسافت مکہ مکرمہ تک یلملم کی مسافت کی نسبت کم ہے اس لئے حجاج کو چاہئے کہ ساحل جدہ میں اترنے سے پہلے جس جگہ سے جہاز ساحل جدہ اور حرم کی طرف رخ موڑتا ہے وہاں سے احرام باندھ لیں ساحل جدہ تک مؤخر نہ کریں،،

(تحفہ شرح منہاج ابن حجر مکی ج ۴ ص ۴۰)

مولانا محمد یوسف بنوری کی رائے

مولانا محمد یوسف بنوری کا کہنا ہے کہ جدہ تمام فقہاء حنفیہ کی تصریحات کے مطابق داخل میقات ہے اب جو شخص بحری سفر کر رہا ہو محاذات میقات سے بلا احرام گزرے گا اور داخل میقات کے مقام پر پہنچے گا اس پر تجاوز عن المیقات (میقات سے آگے بڑھنے) بلا احرام کا حکم لگے گا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر سے داخل ہونے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ مقرر کر دی ہے۔ اس لئے مولانا تو یلملم ہی سے احرام باندھنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ (البلاغ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کراچی)

مولانا مفتی رشید احمد مدرسہ اشرف المدارس کراچی کی رائے

مفتی رشید احمد صاحب مفتی محمد شفیع صاحب کے برعکس مسافت بجائے مرحلتین کے میلوں کے اعتبار سے لیتے ہیں۔ یعنی مکہ مکرمہ سے جس مقام کا فاصلہ میلوں کے اعتبار سے میقات کے فاصلے سے برابر ہوگا۔ وہ مقام محاذی میقات کہلائے گا۔ البتہ میقات سے بہت دور سے گزر ہو تو دونوں میں تفاوت ہوگا۔ آپ نے بھی حضرت فاروق اعظمؓ کے قول فانظروا حذوھا من طریقکم (اپنے راستے سے محاذات کو دیکھو) اس سے بھی مرحلتین نہیں بلکہ میلوں سے فاصلہ مراد ہے۔

آپ نے حاشیہ شروانی علی تحفہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جن حضرات نے مرحلتین کا اعتبار کرتے ہوئے جدہ کو یلملم سے محاذی قرار دیا ان کا بھی یہ مقصد نہیں کہ میلوں کا فرق غیر معتبر ہے بلکہ ان کے نظریہ کی بنیاد اس پر ہے کہ انھوں نے مرحلتین کے اطلاق سے دونوں کی مسافت کو مساوی سمجھ لیا۔ لہذا اس پر تنبیہ کی گئی کہ دونوں کی مسافت مساوی

نہیں بلکہ یلملم ابعد (بہت دور) ہے۔ اور جدید تحقیقات کے علاوہ متقدمین نے بھی یلملم کی مسافت زیادہ ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔ اور مولانا ظفر احمد تھانوی اور مولانا خلیل احمد سہارن پوری کے فتاویٰ بھی اس کے مطابق ہیں کہ یلملم کی محاذات جدہ پہنچنے سے قبل ہو جاتی ہے۔ اس لئے محاذات یلملم کا علم ہوتے ہوئے (جو اس زمانہ میں مشکل نہیں) جدہ تک تجاوز بغیر احرام ناجائز ہے۔ (فتویٰ مفتی رشید احمد البلاغ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کراچی)۔

مفتی محمد شفیع کی رائے

۱۔ یلملم کی محاذات سے جو تجاوز بحر میں ہوتا ہے وہ تجاوز آفاق کے اندر ہے حل یا جہت حرم کی طرف نہیں ہے اس کو موجب دم قرار دینا سمجھ میں نہیں آتا، آج کل بحری جہاز کے مسافر سمندر میں یلملم سے تقریبا بیس میل کے فاصلہ سے آفاق کے اندر سفر کرتے ہیں ان کا یہ سفر تجاوز عن المیقات یا عن ذات المیقات نہیں کہلا سکتا۔

۲۔ جدہ اگر داخل میقات کبھی بھی لیا جائے تو بھی اس بات کے منافی نہیں کہ جدہ سے احرام باندھنے کو جائز قرار دیا جائے۔ کیونکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ جو شخص باہر سے جدہ کے ارادہ سے جدہ میں داخل ہو اس پر احرام لازم نہیں۔ پھر جدہ میں مقیم ہو کر اگر وہ مکہ مکرمہ میں بلا قصد حج وعمرہ جانا چاہے تو اس وقت بھی اس پر احرام کی پابندی نہیں

۳۔ آج کل کے نئے پیمائش کرنے والوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یلملم کی محاذات بھی مکہ مکرمہ سے دو مرحلہ ہے اور جدہ کی مسافت بھی، اب رہا میلوں کا فرق سو احکام شرعیہ کا مدار کسی جگہ بھی اس طرح کی تدقیقات پر نہیں ہے مواقیت کے مسائل و احکام پر نظر کرنے سے یہ بات بہت واضح

ہوجاتی ہے کہ اس معاملہ میں اتنی تدقیق کا اعتبار نہیں کیا گیا

(فتوی محمد شفیع)

مفتی محمد شفیع صاحب کا عوام کو مشورہ

ایسے حالات میں کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف رائے ہے احتیاط اس میں ہے کہ بحری جہاز میں یلملم ہی سے احرام باندھ لیں، یا ساحل جدہ پر اترنے سے پہلے احرام باندھ لیں، کیونکہ حسب تصریح فقہاء محل اختلاف میں احتیاط کا پہلو اختیار کرنا بہتر ہے، تاکہ اپنی عبادت کے جواز میں کسی کا اختلاف نہ رہے اس کے علاوہ احرام کو میقات سے پہلے باندھنا سب ہی کے نزدیک افضل ہے بلکہ بعض روایات حدیث میں اپنے گھر سے ہی احرام باندھ کر چلنے کی فضیلت آئی ہے شرط یہ ہے کہ محظورات احرام میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور جس کو یہ خطرہ ہو کہ محظورات احرام سے بچنا اس تمام عرصہ میں اس کے لئے مشکل ہوگا۔ اس کے لئے آخری حد تک مؤخر کرنا بہتر ہے ایسے شخص کو آخری حد میں اتنی احتیاط کر لینا چاہئے کہ اس کا احرام علماء کےاختلاف سے نکل جائے۔ (البلاغ ذیقعد ۱۳۸۸ھ کراچی)

حاصل کلام :

ہوائی جہاز سے حج بیت اللہ جانے والوں کے لئے جہاز میں سوار ہونے سے قبل احرام باندھنے کو سب علماء نے واجب اور ضروری قرار دیا ہے اس میں‌اختلاف نہیں ۔ البتہ شیعہ حضرات چونکہ احرام باندھنے کے بعد بغیر چھت کے کھلی سواری میں سفر کرتے ہیں اس لئے جہاز میں ان کے لئے مشکل ہے تو وہ جدہ میں جاکر احرام باندھتے ہیں باقی تمام علماء و فقہاء کے نزدیک چونکہ ہوائی جہاز کم از کم دو مواقیت (قرن المنازل۔ ذات عرق کے اوپر

سے فضا میں جا کر جدہ اترتا ہے اس لئے مواقیت سے تجاوز کرناخواہ فضائی ہو یا بری جائز نہیں ہے۔

البتہ بحری جہاز سے سفر کرنے والے حجاج کے احرام کا مسئلہ محل نظر ہے اس پر تو سبھی کا اتفاق ہے کہ سب سے زیادہ فاصلہ سے اگر احرام باندھا جائے گا تو فضیلت زیادہ ہوگی۔ بلکہ اگر گھر سے ہی احرام باندھ لے تو اور زیادہ افضل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح باقی اطراف کے حجاج کے لئے مواقیت مقرر فرمائے تھے، اسی طرح جنوب سے آنے والوں کے لئے یمن کی سر زمین یلملم کی پہاڑی مقرر فرما دی اس سے قبل ہندو پاکستان سے جانے والے بحری جہاز اس پہاڑ پر ٹھہرتے تھے اور لوگ وہاں سے احرام باندھ لیا کرتے تھے۔ لیکن اب یہ بندرگاہ متروک ہوگئی ہے اور جہاز وہاں نہیں رکتے۔ بلکہ پندرہ بیس میل باہر ہی سے سطح سمندر میں گزر کر جدہ چلے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ مسئلہ وضاحت طلب ہوا کہ احرام اس کی محاذات میں باندھا جائے یا آگے چل کر جدہ میں اتر کر احرام باندھا جائے۔

۱۳۱۳ھ میں واسلا اخوند جان مرغینانی نے یہ رائے دی کہ یلملم کی بجائے جدہ سے بھی آگے گزر کر مکہ مکرمہ سے بیس پچیس میل پیچھے ہی حدیبیہ (بحرہ وحدہ) سے احرام باندھا جائے انھوں نے اپنی تائید میں ایک رسالہ بھی شائع کیا، جو ۱۳۲۳ھ میں تاشقند کے ایک پریس میں چھپا ہے اسی رسالہ کو بنیاد بنا کر ۱۳۸۱ھ میں مولانا حاجی شیر محمد صاحب سندھی مہاجر مدنی نے پاکستانیوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ (بحرہ و حدہ) حدیبیہ کی رائے پیش کی۔ ۱۳۸۷ھ شعبان کے ماہنامہ الفرقان لکھنو میں مولانا کی تائید اور تحقیق شائع ہوئی۔ ۱۳۸۸ھ سے یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ مولانا

محمد یوسف بنوری ۔ مولانا رشید احمد مفتی ۔ مولانا سید زوار حسین ۔ مولانا ظفر احمد تھانوی نے اس سے شدید اختلاف کیا ہے ۔ ان کی رائے اس سے قبل لکھی جا چکی ہے ان کا خیال ہے کہ شارع علیہ السلام نے جو میقات مقرر کردی ہے اس سے آگے گزرنا موجب دم ہے ۔ حتیٰ کہ جدہ میں بھی احرام نہیں باندھا جا سکتا ۔ لیکن مفتی محمد شفیع صاحب نے اس امر سے اختلاف کیا ہے ان کا فتویٰ یہ ہے کہ جدہ اور یلملم اور مکہ مکرمہ کا فاصلہ چونکہ برابر ہے اس لئے جدہ میں جا کر احرام باندھا جا سکتا ہے اس سے کوئی دم واجب نہیں ہوتا البتہ (بحرہ ۔ و حدہ) حدیبیہ سے احرام باندھنا موجب دم ہے ۔

آخر میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے عوام کو یہ رائے دی ہے کہ وہ یلملم کی محاذات میں احرام باندھ لیں، یا اگر ان کے لئے مشکل ہو، تو جدہ سے پیچھے ہی سمندر میں احرام باندھ لیں ۔ تا کہ فقہاء کے اختلاف کی وجہ سے عبادت میں فرق نہ آجائے ۔

میری رائے میں اس متفقہ فیصلے کو از سر نو چھیڑنا مناسب نہیں ہے ورنہ اختلاف رائے سے ایک خواہ مخواہ کا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا ۔ اور علماء کا فتویٰ بھی بہت زیادہ تائید میں نہیں ہے ۔

میں نے امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل سے یلملم کے احرام کے بارے میں دریافت کیا تھا تو انہوں نے صاف صاف بتادیا کہ چونکہ جنوب سے آنے والے لوگوں کے لئے شارع علیہ السلام نے یمن کے علاقے یلملم کو میقات قرار دیا ہے اس لئے یلملم سے آگے بغیر احرام گزرنا موجب دم ہے ۔

واللہ اعلم بالصواب، محمد یونس

جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا

١ - قرآن مجید -

٢ - بخاری شریف - کتاب الحج -

٣ - مسلم شریف -

٤ - ترمذی شریف -

٥ - ابوداود -

٦ - نسائی -

٧ - ابن ماجه -

٨ - ارشاد الساری الی مناسک لملاعلی قاری -

٩ - هدایه -

١٠ - فتح القدیر -

١١ - رد المختار -

١٢ - البحر الرائق -

١٣ - هدایة الناسک علامه عابد مالکی -

١٤ - حیات القلوب -

١٥ - بدائع -

١٦ - تحفه علی هامش الحواشی الشروانیه -

١٧ - فتح الباری -

١٨ - عمدة القاری -

١٩ - تحفه شرح منهاج ابن حجر مکی -

٢٠ - مواقیت حج کی تحقیق، مولانا اخوند جان مرغینانی مهاجر مکی -

٢١ - تحقیق تکمله قرة العینین، مولانا شیر محمد سندهی -

٢٢ - الفرقان لکهنو شعبان ١٣٨٧ھ -

٢٣ - ماهنامه بینات صفر ١٣٨٨ھ کراچی -

٢٤ - ماهنامه البلاغ شوال ١٣٨٨ھ کراچی -